بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

اسلام ایک دین ہے، ایک معاشرہ ہے، ایک مملکت ہے، یقین ہے، اور اس یقین کے ماتحت عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ تعمیر جہاں کی جدوجہد ہے۔ نہ صرف یقین و ایمان سے کوئی آدمی مکمل مسلمان ہوسکتا ہے اور نہ صرف عمل کے ذریعہ کوئی آدمی خالق کائنات کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔ نہ اس کی ضرورت ہے کہ ترک دنیا کرکے پہاڑوں اور ویرانوں میں زندگی بسر کی جائے اور نہ اس کی ضرورت ہے کہ اپنی جان کو بے فائدہ تکلیف وایذا میں ڈالئے اور اس طرح اپنے خالق کی رضا حاصل کیجئے۔

اسلام سادہ سے عقاید اور واضح و آسان سے اعمال کا نام ہے۔ اس میں کوئی فلسفیانہ موشگافی نہیں۔ اس میں کوئی ایذائےذات بھی نہیں۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں پھر بھی عقیدہ میں الحاد اور عمل میں فسق کے عادی ہیں۔ خداهی جانے کہ انہیں قیامت کے دن کس گروہ میں شمار کیا جائے گا۔ منافقین میں یا فاسقین میں، منکرین میں یا مومنین میں۔ اور جو لوگ بظاهر بہت اچھے عمل کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر عقیدہ و یقین میں اللہ و رسول کے احکام کے پابند نہیں ہیں۔ ان کے ان اعمال کو قیامت کے دن کوئی اهمیت حاصل نہیں ہوسکتی۔ وہ ان اعمال کے باوجود جہنم کے ہولناک عذاب سے نجات نہیں پاسکتے۔ بات بڑی صاف ہے۔ عمل وهی معتبر ہوتا ہے جو ارادہ کے ماتحت ہو، غیر ارادی عمل کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اور ارادہ اگر یقین کے ماتحت نہیں تو ایکٹر کا عمل ہے، اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوسکتا۔ ایک ایکٹر شہنشاہ بن کر خوب

خوب کمال دکھاتا ہے۔ لیکن اس کے عمل کا صلہ وہ چند روپے ہوتے ہیں جو اجیر ہونے کی حیثیت سے اسے مل جاتے ہیں۔ نہ وہ شہنشاہ ہوتا ہے اور نہ اسے شاہی اقتدار عطا کیا جاتا ہے۔ ایک شہنشاہ اور ایک ایکٹر میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

شاید اسلامی عقاید کی یہی سادگی اور اعمال کی یہی آسانی ہے جو ابتدائی نظر میں غیر مسلموں کو متاثر کرتی رہی ہے۔ اس کے بعد ان میں توجہ اور میلان پیدا ہوتا ہے اور جب مخلصانہ طور پر وہ تلاش حق کرتے ہیں تو رحمت خداوندی ان کے شریک حال ہوکر ان کی رہنمائی کرتی ہے اور وہ حق و باطل کو سمجھ کر مسلمان ہوجاتے ہیں۔

مشہور فاضل جناب ڈاکٹر محمدحمیداللہ صاحب کا بیان اخباروں میں شایع ہوچکا ہے کہ پیرس میں لوگ بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ادارۂ ھذا میں بیان فرمایا تھا کہ پچھلے چند برسوں میں تقریباً بیس ہزار اشخاص پیرس میں مسلمان ہو چکے ہیں۔ چند سال پہلے کی اطلاع ہے کہ گمبیا کے وزیراعظم مسلمان ہوگئے تھے۔ دوتین ماہ پہلے خبر آئی کہ ملایشیا میں ہزاروں گمراھوں نے ھدایت پائی اور یہ سب ایک ساتھ ھی مسلمان ہوگئے۔ جنوبی‌افریقہ کے صوبہ‌ٹرانسوال سے بھی اطلاعات آئی ہیں کہ وھاں کے مقامی باشندے تیزی کے ساتھ مسلمان ہو رہے ہیں۔ اب تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ مغربی‌افریقہ کی جمہوریہ گابون کے سربراہ (صدر) جناب البرٹ‌برنارڈبانگو صاحب کو بھی خدائے بزرگ و برتر نے ھدایت بخشی، وہ مسلمان ہوگئے اور اپنا اسلامی نام عمر رکھ لیا۔

جمہوریہ گابون انگولا سے شمال اور کیمرون سے جنوب میں بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے پر براعظم افریقہ میں واقع ہے۔ اس ملک کا رقبہ تقریباً

۱۲۰۸۹) مربع میل ہے۔ جملہ آبادی تقریباً پانچ لاکھ ہے جن میں سے صرف ۲۷ فیصد مسلمان ہیں۔

اسلام اپنے پھیلنے کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ ہاں! تبلیغ اسلام البتہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ہمارے لئے سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسلام تو پھیلتا ہی رہے گا۔ زمین پر خدا کا یہ اولین و آخرین پیغام ہے۔ جب کوئی صاحب ایمان نہ ہوگا تو زمین کی عمر ختم ہوجائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہم اپنا فرض کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ قیامت کے دن ہم کو، افراد کو، جماعتوں کو اور مسلمان حکومتوں کے بااختیار لوگوں کو اس کا خدا کے حضور جواب دینا ہوگا۔ اور اگر یہ ہوا تو کیا ہوگا؟۔

بقیہ صفحہ ۳۳۹

مسلم خواتین کے پیش نظر کون سا نمونہ ہونا چاہئے۔ وہ فرماتے ہیں:

''مسلمان عورتوں کے لئے بہترین اسوہ حضرت فاطمہ الزہراؓ ہیں۔ کامل عورت بننا ہو تو آپ کو فاطمہ الزہرا کی زندگی پر غور کرنا چاہئے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعی کرنی چاہئے عورت کو اپنی انتہائی عظمت تک پہنچنے کے لئے فاطمہؓ کا نمونہ بہترین نمونہ ہے،،۔ (۱)

---

(۱) گفتار اقبال مرتبہ محمد رفیق افضل صفحہ ۸۳، اس مسئلہ کی مزید تشریح کے لئے اقبال نے ''رموز بیخودی،، میں ایک عنوان قائم کیا ہے ''درمعنی ایں کہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رض اسوۂ کاملہ ایست برائے نساء اسلام،،